REGISTERED

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۲۵ فروری	۱۹۱۰ء	نمبر ۸

سنڈے اسکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ فی سبق محصول ڈاک علاوہ - یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک ÷

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں - جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہی: پادری ہنری فورمن صاحب ڈی - ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں ÷

حقیقت یہہ ہی

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں - اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہی کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہی یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہی - اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہی کہ تمام مشن اسکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں - کئی ایک مشن اسکول اُنکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہی کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں ÷

جو صاحب اُنکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں - درخواست پر پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی - لودیانہ لکھنا کافی ہی - سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی - وی - پی کے ذریعہ سے +

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

مسیحیوں اور مسیحی کارندوں کیواسطے

۱- مسیح کی تعلیم قیمت اُردو ۴ر جلد کپڑا ۸ر- رومن اُردو ۱۲ر +

۲- حالات جاپان- قیمت ۳ر- کپڑا ۸ر +

۳- شریف بیبیاں قیمت ۳ر- کپڑا ۶ر +

۴- گنجینہ اسلام قیمت رومن اُردو ۸ر +

۵- موازنہ مذاہب- قیمت رومن اُردو ۸ر +

۶- تیر ہند قیمت باتصویر- عصم ر

۷- عزت بے مثال- قیمت ۳ر- ۵ر- ۸ر +

۸- دولت لازوال- قیمت ۳ر- ۵ر- ۸ر +

۹- سمپردائے- قیمت ۶ر- ۱۰ر +

۱۰- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں- قیمت ۶ پائی +

۱۱- خاندانی فرائض- قیمت ۴ر- ۱۲ر +

۱۲- رسالہ اظہار الحق قیمت ار +

اس میں چند نامی مسلمانوں کے فتوے جس میں ثابت ہے کہ اہل اسلام اور اہل عیسائی ایک ہی کوئے سے پانی بھر سکتے ہیں +

اہل ہنود کے لئے

۱- استیارتھ پرکاش درپن- قیمت ۸ر +

۲- اصلاح اخلاق- قیمت ۵ر +

۳- اصلاح تمدن- قیمت ۵ر +

۴- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- قیمت ۳ پائی +

۵- یسوع مسیح کون تھا- قیمت ار +

۶- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر- کپڑا ۸ر +

۷- رامپال سنگھ- قیمت ۲ر- ۴ر +

۸- آواہ گون یا ابدی زندگی- قیمت ۲ر

۹- چندر لیلا- قیمت ۲ر +

۱۰- تلاش حق- قیمت ۲ر +

۱۱- رشیوں کا آبائی وطن- قیمت ۲ر +

۱۲- سمپردائے- قیمت ۶ر +

پادری صاحبان نظر فرمائیے

آپ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونسی کتابیں دینا مناسب ہے؟

جواب

ہماری دانست میں ذیل کی کتابیں نہایت مفید ہونگی +

۱- اسلام میں مسیح- قیمت ا½ر +

۲- خدائے اسلام- قیمت ۲ر +

۳- ینابیع القرآن- قیمت ۳ر +

۴- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر- کپڑا ۸ر +

۵- الکفارہ- قیمت ۶ پائی +

۶- دین اسلام- قیمت ار +

۷- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد- قیمت فی عدد ۳ پائی +

۸- ینابیع الاسلام- قیمت ۸ر +

۹- کشف القرآن- قیمت ۶ر +

۱۰- اثمار شیریں- قیمت ۵ر +

۱۱- فوز العظیم- قیمت ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں-



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۵ فروری ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

چناب کی نہر پر ۲۳ ویں کیوری کو پندرہ سو ایکڑ اراضی گورنمنٹ کی طرف سے دی گئی ہے کہ وہاں پر وہ اپنا سٹڈ فارم بناوے +

پادری جے - سی آر - یونگ صاحب ڈی - ڈی - ایل - ایل ڈی پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہوئے ہیں +

یورپ میں اب شیشے کے ٹیلیگراف کے کھمبے جاری ہونگے - کیونکہ لکڑی کو دیمک کھا جاتی ہے - خاصکر فی الحال جرمنی اور یونائیٹڈ سٹیٹس میں انکا استعمال ہوگا +

مصنوعی دانتوں کا خرچ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امریکہ سے انگلستان کو ...... ۲۰۰ دانت ہر سال جاتے ہیں +

تمام دنیا میں صرف ایک شخص ہے کہ جس کے پاس ۱۲۵۰۰۰ بٹیریں ہیں جن کی حفاظت کے لئے ... ۵۳ کتے رکھے ہوئے ہیں اس کا نام ٹشین جن کنگ مشہور ہے +

ملک فرانس کے علاقے میں کپی نامے ایک موضع میں لوارڈ کے نام سے ایک شخص مر گیا تھا اور مرنے کے دس روز بعد اسکی تجہیز و تکفین ہونے لگی تو وہ کفن میں سے زندہ نکل آیا پھر کی خبر ہے کہ وہ پھر بیمار ہو کر مر گیا - (پراگریس)

گذرے ہفتے یوم پیر کانپور گرلس ہائی اسکول میں چور گھس آئے مس پول اور مس چمینٹ صاحبہ کو چوروں نے لاٹھیوں سے خوب مارا - اور وہ بمشکل ان کے ہاتھوں سے بچیں - پولیس تحقیقات میں مصروف ہے - مگر تاہنوز کچھ پتہ نہیں لگا +

ملک امریکہ کے پنسلوینیا صوبے سے خبر ملی ہے کہ بسبب ایک ایکسپلوزن کے ۱۱ آدمی ہلاک ہوگئے -

پیرس سے خبر ملی ہے کہ فرانسیسی کیبنیٹ ملک کی پارلیمنٹ سے درخواست کریگی کہ سیلاب کے تکلیف زدوں کے لئے ۲۰ لاکھ فرنیک (فرانس کا سکہ) منظور کرے +

کانسٹنٹی نوپل سے خبر ملی ہے کہ سرکار ٹرکی بہت جلد پارلیمنٹ سے درخواست کریگی کہ پانچ لاکھ پونڈ منظور کرے تاکہ ٹرکی کے جنگی بحری بیڑے کو ترقی دینے میں صرف کیا جاوے +

مشرقی بنگال میں دریائی پولیس ٹھہرائی گئی ہے - سودیشی آبی ڈاکوؤں کی دیکھبھال کے لئے دریاؤں اور ندیوں کے کنارے پر پہرے بٹھائے گئے ہیں - کہا جاتا ہے انہیں اختیار عطا ہوا ہے کہ جس کشتی کو چاہیں ٹھہرا کر اس کی تلاشی کریں +

۳۱ جنوری کلکتہ جاٹ پلٹن نمبر ۱۰ کے جو دس سپاہی جو انقلاب پسندوں سے راہ و رسم رکھنے کے لئے حوالہ جیل کئے گئے ہیں ان میں سے تین جلد رہا ہوگئے - اور پانچ بعد میں بری ہوئے - صرف حوالدار جونی اور سرجن سپاہی کو فوجی عدالت نے ایک ایک سال کی قید کی سزا دی -

یکم جون سے ہندوستانی رسالے کے لئے خاص سکول گرد واقعہ ممالک متوسط میں شروع ہونے والا ہے - وہاں فوجی تربیت دینے کا انتظام کیا گیا ہے -

انگلشمین کا نامہ نگار لندن سے مطلع کرتا ہے کہ مسٹر ونسٹن چرچل کا نام پر ہندوستان کی وائسرائلٹی سے وابستہ کیا جا رہا ہے اور افواہ گرم ہے کہ وہ لارڈ منٹو کے جانشین ہونگے +

اشیائے خوردنی کی گرانی کی تفتیش کے متعلق صاحب وزیر ہند سے گورنمنٹ ہند نے تمام ابتدائی امور طے کرلئے ہیں اور جو کمیٹی مقرر کیجائے گی - اس کی بابت بھی فیصلہ ہوگیا ہے - بلا توقف تفتیش شروع ہوجائیگی

رنگپور کے قریب ایک گولہ معہ پلیتہ پولیس کے ہاتھ لگا اس میں بارود تھی اس شہر میں جناب لفٹنٹ گورنر بنگال تشریف لے جانے والے تھے -

ہوڑہ کا ایک مالدار آدمی جو چپکے چپکے سن کی تجارت کرتا تھا اور پولیس کی نگہداشت سے بچتا رہتا تھا - آخرکار اس کا سراغ ملا - اس کے مکان کے اندر سے ۳۰ گٹھے سن کے برآمد ہوئے - خورد برد ہوئے ہیں -

مسٹر میکسویل صاحب سابق پوسٹماسٹر جنرل پنجاب ہندی سررشتہ تار کے ڈائرکٹر جنرل مقرر کئے گئے ہیں -

حضور امیر کابل علاقہ جدالہ میں نئی چھاؤنی قایم کرینگے ایک توپخانہ - ایک رسالہ دو پلٹنیں رہنگی -

ایڈیٹوریل نوٹس

جھوٹ اور پھوٹ

ہمعصر اخبار رشی دیا نند راولپنڈی پوٹھوہار میں گورو کل کی ترقی کی نسبت ذکر کرتے ہوئے ذیل کا غور طلب فقرہ تحریر کرتا ہے کہ لیکن بھارت کا ابھی اُدھار بھاگیہ معلوم ہوتا ہے۔ یہاں جھوٹ اور پھوٹ ایسی بیماری لگی ہیں جس سے اُس کا اُٹھنا مشکل ہو گیا ہے۔ نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ مندرجہ بالا دونوں گناہ آجکل ہمارے ملک میں کثرت سے پھیل گئے ہیں۔ اور زیادہ زیادہ ان کا رواج ترقی کرتا جاتا ہے جس کی وجہ سے ملک کی حالت گرتی جاتی ہے کیونکہ یہ دونوں گناہ قوم اور نسل کو برباد کرنے کے لئے کافی ہیں۔ پر آجکل گناہ کی سخت آندھی اس قدر زوروں پر ہے کہ ہر ایک قوم میں یہ گناہ شیر و شکر کی طرح کھایا پیا جاتا ہے اور اس لئے سب قوموں کی حالت رو بزوال ہے۔ ہر چند کہ ان کے ریفارمر چلّا چلّا اور گلا پھاڑ پھاڑ کر پکار رہے ہیں کہ بیدار ہو جاؤ پر اس جھوٹ اور پھوٹ کے طوفان میں کچھ سنائی نہیں دیتا اور اس لئے بربادی اور خرابی کا سامنا نظر آتا ہے جھوٹ کے سبب سے اعتبار کا تو دنیا میں سے نام ہی اُٹھ گیا۔ باپ کا بیٹے پر اعتبار نہیں۔ ماں کا بیٹی پر اعتبار نہیں جہاں دیکھو جھوٹ کا بازار گرم ہے۔ پیشوں میں جھوٹ بیوپار میں جھوٹ۔ نوکری میں جھوٹ۔ عدالتوں میں جھوٹ۔ کاروبار میں جھوٹ۔ مذہب میں جھوٹ غرضیکہ ہر بات میں جھوٹ ہی جھوٹ کے ساختہ اور پرداختہ کام چلتے نظر آتے ہیں۔ اور بات بات میں ایک دوسرے کے ساتھ پھوٹ رکھتا ہے خاندان میں پھوٹ جماعت میں پھوٹ۔ قوم میں پھوٹ ملک میں پھوٹ۔ مذہب میں پھوٹ اپنوں اور پرایوں میں پھوٹ پس جہاں یہ دونوں مرض پھیلے ہوئے ہوں وہاں صحت کہاں؟ اسلئے ہمارے تمام کاموں میں خرابی اور تنزل ہے۔ اور جب تک یہ دونوں بُرائیاں دور نہ ہوں قوموں کی ترقی اور ملک کی بہتری اور بہبودی رُکی رہے گی۔

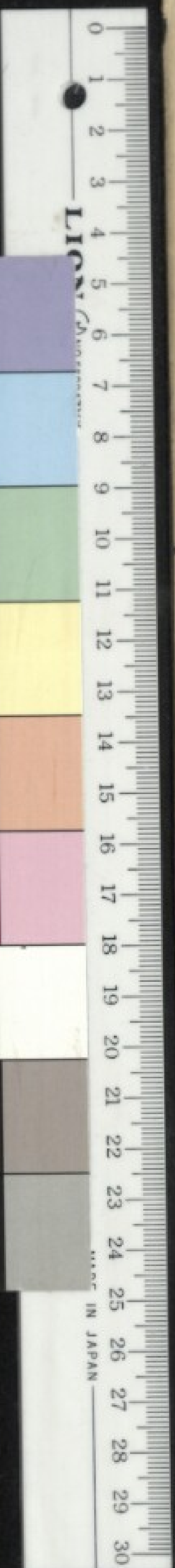
دھرم بُدھی کا اختلاف

دھرم ایک ایسی شے ہے جو صرف انسان جیسے اشرف المخلوق وجود کے لئے ہی مخصوص ہے۔ دیگر حیوانوں پرندوں اور دیگر مخلوقات کو اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ اور اس ہی سے یہ اپنے خالق کا علم یا اپنی پہچان۔ اپنے گناہوں سے آگاہی۔ اپنی نجات کا مژدہ اور عاقبت کا فائدہ معلوم کرتا ہے۔ لیکن دھرم کے ساتھ ست اور است کا لفظ زائد کرنا ضرور ہوا کیونکہ دھرم ایک نہیں رہا۔ بلکہ بہت سے دھرم ایجاد ہو گئے جن میں سے ست دھرم کو پہچاننے سے اصل مطلب حل ہوگا۔ پر اب سوال اُٹھتا ہے کہ کون ان میں فرق کرے؟ اس کا سادہ اور سیدھا جواب یہ ہے کہ بدھی یا سلیم عقل اس کا فیصلہ کرے گی۔ لیکن چونکہ بدھی انسانی ہے اور انسان بسبب گناہ کے ذات سے بگڑ گیا ہے۔ اس لئے اس کا فیصلہ اس امر میں قابل قدر نہیں ہو سکتا اس لئے محض بدھی کو اس بات میں رہنما سمجھنا صریح غلطی میں پڑنا ہے۔ پر اس کے لئے الہام کی ضرورت ہے یعنے خدا خود اپنی روح کے وسیلے سے لوگوں سے کلام کرے اور حقیقت کو کھول دیوے۔ ست دھرم اور است دھرم میں یہ ہی فرق ہے۔

ہمعصر ریفارمر چارک مطبوعہ ۱ جنوری ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۱۵ کے پیراگراف میں بیوگان کی شادی کے بارے میں ذیل کی عبارت تحریر کرتا ہے کہ سوامی کیا چیز ہے اسباب کا علم ہونے سے پہلے یعنے بچپن یا بال اوستھا کے شروع شروع میں ہی جو بیوہ ہو گئی ہیں۔ اُن کے لئے دوسری دفعہ شادی کر لینا مناسب نہیں لیکن دل و جان کے ساتھ ایک شخص کو سوامی قبول کر کے اس کی موت کے بعد دوسرے شخص کو سوامی بنانا ہماری دھرم بدھی کے ساتھ مطابقت نہیں کھاتا۔ لیکن ظاہری یا خفیہ طور پر پاپ میں مبتلا ہونے کی نسبت دوسری بار شادی کر لینا بہتر ہے"۔ ایسے ہی دھرم بدھی کے اختلاف نے بیوہ کی دوسری شادی کو روک رکھا تھا۔ لیکن اب جبکہ اس کی بُرائیوں نے مجبور کر دیا تو مصر کو بھی کہنا پڑا کہ دھرم بدھی کے خلاف کرنا بھی گوارا کیا گیا۔ حالانکہ حقیقت ظاہر ہے کہ کیسی کیسی خرابیاں اس بُری رسم بیوگان کی شادی نہ ہونے نے ملک میں پیدا کیں۔ پھر بھی شکر کا مقام ہے کہ اب اس بُری رسم کا دفعیہ ہو رہا ہے اور بیوؤں کی شادیاں ہونے لگیں ہیں۔ اگرچہ اب تک اس کی مخالفت بھی کی جاتی ہے۔ ایسی ہی دھرم بدھی نے بہت سے گناہ روا کر دیئے ہیں۔

ہمارے پاس ایک صاحب نے پادری ٹھاکر داس صاحب کی مختصر سوانح عمری بھیجی ہے۔ جس کو ہم آئندہ ہفتہ درج اخبار کرینگے۔

بمبئی گارڈین ناقل ہے کہ جان سٹیورٹ کینیڈی ایک مسیحی کروڑپتی نے جو شہر نیویارک میں ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو فوت ہوئے دو کروڑ پچاس لاکھ ڈالرس کی وصیت دینی اور تعلیمی اغراض کے لئے کی جو سخاوت کی سب سے بڑی بھاری رقم ہے جو ایک مسیحی اب تک کسی نے نہیں دی اس رقم میں سے نصف تو ۲۰ درسگاہوں کو دیا جاویگا۔ اور نصف پریسبیٹیرین کام کے لئے خرچ ہوگا۔ مرحوم اپنی بیوہ کے لئے بھی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالرس کی وصیت کر گیا ہے اور اس کے علاوہ نوکروں اور دیگر ملازموں کے لئے بڑی بڑی رقومات درج کی ہیں۔ وصیت میں ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست انعامات کی درج ہے جس کے شروع میں یہ دلکش فقرے لکھے ہوئے ہیں۔



"چونکہ میں نے ۲۰ سال تک کاروبار میں اقبالمندی حاصل کی اور اپنے عزیز ملک میں بہت کچھ دولت حاصل کی ہے اس لئے میں نے اپنے ملک کے دینی اور تعلیمی کاموں اور سخاوت اور فیاضی کے لئے یہ رقومات وصیت کی ہیں"۔ پھر مبصر لکھتا ہے کہ "چونکہ امریکہ کے روزمرہ کے اخبار سے ناظرین کی خاطر یہ خبر بھی مفید ہوگی جس سے کروڑپتی کا مرحوم مختصر حال معلوم ہوگا کہ مسٹر کینیڈی شہر گلاسگو میں سنہ ۱۸۳۰ء میں پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۵۰ء کو وہ ملک امریکہ کو چلا گیا اور لوہے کی اور دھاتوں کی فرم کا ایجنٹ مقرر ہوا۔ اور سنہ ۱۸۵۷ء میں مارس کے جیسپ کمپنی نیویارک میں شامل ہوا اور بارہ سال کے بعد کینیڈی اینڈ کو قائم کی اور سنہ ۱۸۸۳ء میں کاروبار چھوڑ دیا"۔

مندرجہ ذیل رقومات ہیں جو وصیت میں مختلف کاموں کے لئے دی گئیں۔

۱۔ پریسبیٹیرین بورڈ آف فارین مشنز کو ۲۲ لاکھ پچاس ہزار ڈالر
۲۔ 〃 〃 ہوم مشن 〃 〃 〃
۳۔ 〃 〃 کالجوں کے لئے امداد، لاکھ پچاس ہزار
۴۔ 〃 〃 ضعیف پادری صاحبان کی مدد ۵ ہزار ڈالرس
۵۔ 〃 گرجوں کے بڑھانے کی فنڈ ۲۲ لاکھ پچاس ہزار ڈالرس
۶۔ 〃 ہسپتال نیویارک ۲۲ لاکھ پچاس ہزار ڈالرس۔
۷۔ رابرٹ کالج کانسٹنٹی نوپل ایک کروڑ پچاس لاکھ ڈالرس
۸۔ نیویارک سوسیوین کالج ٹرکی پچاس ہزار ڈالرس۔
۹۔ سیرین پروٹسٹنٹ کالج بیرٹ سیریا پچیس ہزار ڈالرس
۱۰۔ امریکن اسکول سمرنا ٹرکی ۲۰ ہزار ڈالرس
۱۱۔ امریکن بائبل سوسائٹی ۷ لاکھ پچاس ہزار ڈالرس
۱۲۔ کولمبیا یونیورسٹی ۲۲ لاکھ پچاس ہزار ڈالرس
۱۳۔ ایل ایمہرسٹ ولیم۔ ڈارموتھ۔ بوڈون۔ اور ہملٹن کالجز ہر ایک کو ایک لاکھ ڈالرس ۱۴۔ ٹرکی نارمل اینڈ انڈسٹریل انسٹیٹیوٹ ایک لاکھ ڈالرس۔ ۱۵۔ نارتھ فیلڈ سیمنری ۵۰ ہزار ڈالرس۔ ۱۶۔ اوبرلین کالج ۵۰ ہزار ڈالرس۔
۱۷۔ المیرہ کالج ۵۰ ہزار۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر

ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول۔ مندرجہ بالا بیان سے جنگ بدر کی وجہ اور سبب ظاہر ہوتی ہے۔ مگر اس خبر کو صحیح نہ پایا نہیں جاتا۔ پر واضح ہو کہ اس خبر کے صدق اور کذب پر بحث کرنا دوسری بات ہے۔ پر خود مسلمان اقراری ہیں کہ یہ خبر قریش کو ملی اور وہ قافلہ کے بچاؤ کی نسبت سے حملہ آور ہوئے۔ جو کلمات خبر دہندہ نے دیئے وہ اُن کو حملہ پر تیار ہونے کے لئے کافی تھے۔ اور اس لئے یہ جنگ ایک طرح سے قریش نے اپنے بچاؤ کیلئے ضروری سمجھا اور جو دلیلیں اُس خبر کی رد میں دی گئیں ہیں اگر وہ صحیح بھی مان لی جاویں تو بھی جنگ کی کوئی دوسری وجہ نہیں ہو سکتی اُن کو ایک خبر ملی اور اُس پر یہ فساد برپا ہوا۔ خبر کے سچ اور جھوٹھ ہونے کے ذمہ دار قصوروار ہوں۔ مگر جو خیال قریش کے سامنے تھا۔ وہ تو اُن کے اپنے قافلہ کے بچاؤ کا تھا۔ جو اُن کے خیال میں ضروری تھا۔

قولہ۔ لیکن اس خبر کو سنکر کہ مسلمان قافلہ کو روکنا چاہتے ہیں۔ اور ابوجہل اور دیگر سرداران قریش کو ایک موقعہ ہاتھ آگیا۔ اور اس طرح سے انہوں نے لوگوں کو اکسایا۔

اقول۔ اس تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ کی وجہ یہی بچاؤ کا خیال بنا۔ اور اس میں قریش کی مجبوری نکلتی ہے۔ کیونکہ وہ ایسی خبر سن کے کس طرح سے چپ چاپ رہ سکتے تھے۔

قولہ۔ جو تیاریاں اُنہوں نے کیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دینا چاہتے تھے۔

اقول۔ اس کا جواب قریش یہ دے سکتے ہیں کہ اُن کا اپنا بچاؤ کرنا لازمی تھا جس حال میں کہ مسلمانوں کے حملے بھی جاری تھے تو وہ کس طرح بغیر تیاری کے رہ سکتے تھے؟

قولہ۔ احد کی لڑائی کے بعد ابوسفیان نے بدر کو آئندہ لڑائی کی جگہ مقرر کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم آئندہ سال بدر کے مقام پر پھر ملیں گے۔

اقول۔ جبکہ پیشتر ہی سے لڑائی کی جگہ ٹھہرائی ہوئی تو پھر اس لڑائی کو کیوں محض قریش کی طرف منسوب کیا جاتا اور وہ اُس کے قصوروار ٹھہرائے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ لڑائی پہلے سے مقرر ہو چکی تھی۔

قولہ۔ مسلمانوں کی فوج ٹھیک اُس طرف روانہ ہوئی جس طرف سے کہ مدینے پر سے حملہ ہو سکتا تھا۔ تاکہ اس حملہ کو روک سکیں۔

اقول۔ جب مسلمانوں کی فوج خود نکلی تو کیا قریش حملہ کو روکنے کے لئے نہ نکلتے؟

قولہ۔ قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی غرض اس میں یہ ہرگز نہ تھی کہ مسلمان قافلہ پر حملہ کریں۔ بلکہ جب خدا تعالےٰ نے اپنے نبی (صلعم) کو نکلنے کے لئے حکم دیا۔ تو اُس کی غرض یہ تھی کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو اور کافروں کی جڑ کاٹ دیجائے۔

اقول۔ جبکہ یہ جنگ خدا کی مرضی سے ہوا تو اس میں قریش کا کیا قصور؟ کیا لوٹنے سے جڑ کاٹنا زیادہ سخت نہیں ہے؟

قولہ۔ مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ حق کے ساتھ نکلیں۔ یعنی کسی تعدی اور ظلم کے خیال کے لئے نہیں۔ بلکہ خدا کے لئے اور اُس کے دین کی حفاظت کے لئے۔

اقول۔ باطنی ارادہ اگر یہ ہو تو ہو۔ مگر ظاہرا تو اس سے ملک میں لوٹ مار ہو رہی تھی۔ اور کشت و خون کا بازار گرم تھا۔ کیا یہ ظلم نہ تھا؟

(باقی آئندہ)

اقتباس

عامل با عمل

ایک پادری صاحب کا ذکر ہے جو کسی بڑی کلیسیا کے پاسبان تھے۔ اُنہیں ایک دن معلوم ہوا کہ اُنکے حلقے کے کسی مقام پر ایک مفلس اور غریب بیوہ رہتی ہے۔ کہ جس کے ننھے ننھے بچے بھی ہیں۔ وہ فوراً گاڑی پر سوار ہو کر اُس کے گھر میں گئے۔ جب اس بیوہ کی حالت زار دیکھی تب اُن کے دل کو سخت صدمہ ہوا۔ کچھ دیر تک گفتگو کے بعد اُس بیوہ نے اُن سے درخواست کی کہ مہربانی کر کے میرے لئے دعا کیجئے۔ اُنہوں نے بلند آواز سے جواب دیا کہ یہ دعا کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ کام کا وقت ہے۔ اتنا کہکر وہ گاڑی پر سوار ہو گئے اور بازار میں جاکر کھانے پینے کی کچھ اشیاء مول لے آئے۔ اور اُن سب کو اچھی طرح کھلایا اور جب وہ آسودہ ہو گئے۔ تب پادری صاحب نے کہا کہ اگر تمہاری خوشی ہو تو اب دو چار منٹ میں تمہارے لئے دعا کر سکتا ہوں۔ کیونکہ اب اُس کا وقت ہے۔ اور وہ وقت اُس کا نہ تھا جب تم نے درخواست کی تھی۔ وہ اُس کام کا وقت تھا جو فوراً کیا گیا۔ جس سے تم کو سیری ہوئی۔ "ایمان بغیر اعمال کے مردہ ہے"۔

ضرورت

۲ ۲

ایس پی جی مشن رڑکی کے پرائمری اسکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر جو کہ انٹرنس پاس اور نیز تجربہ کار ہو اور چرچ آف انگلینڈ کا ممبر ہو درکار ہے تنخواہ للعہ روپیہ۔ سے صہ روپیہ ماہوار تک ہو جائیگی اور مکان رہائشی مفت ہوگا۔ درخواستیں معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر جلد آنی چاہئیں۔

المشتہر پادری اے۔ اے بلیر صاحب ایس پی جی مشن رڑکی

مراسلات

ارکان ستہ

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ پس جب وہ (موسےٰ) اُس کے (آگ کے) پاس آیا تو پکارا گیا جو آگ میں اور اُس کے ارد گرد برکت دیا گیا ہے۔ اور اللہ پاک ہے جو رب العالمین ہے اے موسےٰ میں اللہ زبردست حکمت والا ہوں نمل آیت ۹۔ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا اِنْ کُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ۔ فرعون نے پوچھا کہ رب العالمین کیا ہوتا ہے۔ جواب دیا کہ آسمان و زمین کا اور جو کچھ اُس کے درمیان اُس کا رب ہے۔ اگر تم یقین کرتے ہو۔ الشعراء ۱ رکوع آیت ۲۳ فَلَمَّاۤ اَتٰهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ قصص ۳ رکوع۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ یعنے جب موسےٰ ہمارے وعدے کے واسطے آیا تو اُس کے رب نے اُس سے کلام کیا۔ سوال کیا کہ اے میرے رب مجھے اپنا جلال دکھا۔ فرمایا کہ تو ہرگز مجھے دیکھ نہ سکیگا۔ اعراف ۱۷ رکوع۔

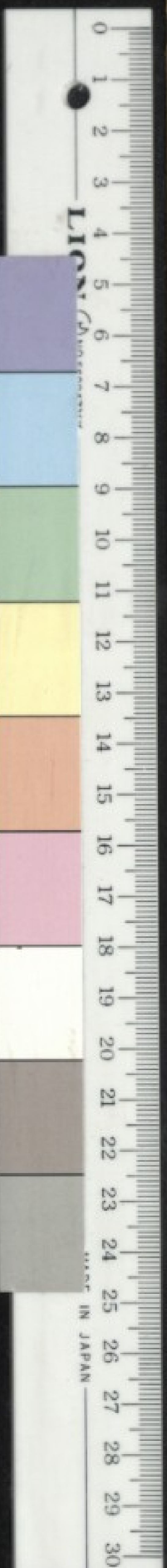
وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ اور جھگڑا نہ کرو کتاب والوں سے مگر اس طرح پر جو بہتر ہو۔ مگر جو اُن میں بے انصاف ہیں۔ اور یوں کہو کہ ہم مانتے ہیں جو اُترا ہم کو اور اُترا تم کو اور بندگی ہماری تمہاری ایک کو ہے اور ہم اسی کے حکم پر ہیں۔ عنکبوت رکوع ۶ آیت ۴۷ وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ یعنے اور جس وقت اللہ کی وحدت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو اُن کے دل کڑھنے لگتے ہیں۔ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اور جب اُس کے سوا کا ذکر کیا جاتا ہے تو یکایک خوشیاں مناتے ہیں۔ الزمر ۵ رکوع آیت ۴۵۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ کَمِشْکٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَکَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ یَّکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ اللہ آسمان زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں ہیں چراغ ہو اور چراغ شیشے میں ہو اور شیشہ چمکتے تارے کی مانند ہو۔ چراغ روشن کیا جاتا ہے۔ اس مبارک درخت زیتون سے جو نہ مشرق کی طرف کا ہے اور نہ مغرب کی طرف کا قریب ہے کہ اس کا تیل روشنی دے اگرچہ آگ نے اسے نہ چھوا ہو نور پر نور اللہ اپنے نور کی طرف راہ دکھاتا ہے جسکو چاہے اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں سناتا ہے اور اللہ ہر شئے کو جانتا ہے سورہ نور آیت ۳۵

باقی آئندہ

---

۳ **ضرورت**۔ ایک نیٹو ہاسپٹل اسسٹنٹ کی ضرورت جو ٹانگوڑ صدر راجپوتانہ کے شفاخانہ کا چارج رکھ سکے سالک کو مناسب ہے کہ اپنی درخواست بمعہ سندات اور نیز شرح تنخواہ جو وہ لینا چاہتے ہوں ذیل کے پتہ پر جلد بھیجدے۔

المشتہر ڈاکٹر میکلارن۔ نصیر آباد۔



ویدک شاستر نیوگ

۴۔ "اگر ہم چرینہ رکھ سکیں تو نیوگ کرکے اولاد پیدا کریں" سو نیوگ اُن بیواؤں اور رنڈوؤں کے لئے ہے۔ جو برہم چریہ نہیں رکھ سکتے ہیں۔ ایسے رنڈوے اور بیوہ نیوگ کرکے اولاد پیدا کریں۔

۵۔ نیوگ میں ذیل کی سہولیت ہیں جو شادی میں نہیں۔

(الف) بیوہ اُسی بیاہے خاوند کے (یعنے جس کی وہ بیوہ ہے اُس کے) گھر میں رہتی ہے گو نیوگ ہو جائے۔

(ب) ایک دوسرے کی خدمت اور پرورش لازم نہیں۔ بیاہی عورت مرد کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہے۔ مگر نیکت (نیوگ شدہ) عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

(ج) بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہے پر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کاریہ کے بعد چھوٹ جاتا ہے "یعنے جسمانی طور پر ملنے کے بعد آپس میں اور کوئی تعلق نہیں رہتا ہے۔

(د) بیاہی عورت مرد باہم گھر کے کاموں کو سرانجام دینے میں کوشش کیا کرتے ہیں اور نیوگ شدہ عورت مرد اپنے اپنے گھر کے کام کیا کرتے ہیں" سوسوائے جسمانی تعلق کے اور کام کاج میں آپس میں کوئی حصہ یا تعلق نہیں۔

۶۔ نیوگ کا تعلق عورت کے دوسرے حمل کے ٹھہر جانے تک رہتا ہے اور اگر عورت اپنے لئے نیوگ کرے تو جب دوسرا حمل ٹھہر جائے اُسی دن سے عورت مرد کا تعلق قطع ہو جاتا ہے اور اگر مرد اپنے لئے کرے تو بھی دوسرے حمل کے ٹھہرنے سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔

۷۔ نیوگ میں دس اولاد تک پیدا کرنے کی اجازت ہے "ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار نیوگ شدہ مردوں کے لئے پیدا کر سکتی ہے۔ اور ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار بیوگان کے لئے پیدا کر سکتا ہے اسی طرح مل کر دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت ویدمیں ہے۔" (باقی آئیندہ)

پانچواں وید

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

شودروں اور عورتوں اور پست لوگوں کو شدہ کرنے کی ان میں سکت ہی نہیں جبکہ یہ پانچواں وید دوجوں کو تو کیا عورتوں شودروں اور پتیوں سب کو برے سے برے گناہ سے پاک اور منبر اطرفۃ العین میں کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ہندو دھرم شاستروں میں مردوں کے اور عورتوں اور شودروں کے درمیان امتیاز کیا گیا ہے۔ ویسا ہی اُن کے موکش شاستروں کے درمیان بھی امتیاز ہے۔ اگر عورتیں اور شودر مرتبہ اور قدر میں مردوں سے نیچے درجہ پر ہیں تو اس حیثیت سے پانچواں وید چاروں ویدوں سے اعلیٰ درجہ پر ہے۔ کیونکہ اُس سے جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ وہ ادنیٰ ترین مردوں اور عورتوں کو بھی پاک کرنے پر قادر ہے۔ جبکہ چاروں ویدوں میں یہ قدرت نہیں ہے +

ویدوں کی تعداد کے بارے میں شروع ہی سے ہندو مہاتماؤں کے درمیان اختلاف چلا آتا ہے۔ بلکہ کوروں اور پانڈوں کے زمانہ سے بھی پہلے اور اس زمانہ میں بھی یہ صورت تھی چنانچہ ودھر تیراشٹر۔ سنت سوجت سے کہتا ہے۔ کہ پانچویں ویدمیں جو کہ اکشیان کہلاتا ہے بیان ہے کہ پرماتما اس برہمانڈ کے مشابہ ہے۔ مگر بعض اشخاص ایسے ہیں جو صرف چار ویدوں ہی کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور بعض صرف تین وید پھر بعض صرف دو وید خیال کرتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وید صرف ایک ہی ہے" سنت سوجت جواب میں کہتا ہے "اس ایک کو نہ جاننے کے سبب سے جس کو جاننا چاہئے۔ کبھی ایک کے بہ منقسم ہوتے ہیں۔ اے راجاؤں میں سے خاص راجہ سچ صرف ایک ہی ہے۔ کون ہے۔ اُس حق کو کس نے حاصل کیا ہے؟ (باقی آئیندہ)

مسیحیت

محویت یا مجذوبیت

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مرحوم پادری گارڈن صاحب (سی۔ ایم۔ ایس) جو کہ مجذوب تھے (نے ایک شخص امام بخش کو بپتسمہ دیا تھا جو حال ہی میں سو برس سے زائد عمر کا فوت ہوا ہے۔ اُن دیوانوں میں سے ایک تھا جن کی بابت رسول پولوس فرماتا ہے کہ اگر ہم دیوانے ہیں تو خدا کے واسطے ہوشیار ہیں تو تمہارے واسطے۔ مرحوم امام بخش ایک لائق شخص تھا اکیلا محمدیوں کے درمیان رہتا تھا کبھی کسی سے خوف نہیں کھاتا تھا عجیب قسم کی باتیں کیا کرتا تھا۔ کلام آلہی کی عجیب تفسیریں کیا کرتا تھا کہ اکثر سننے کو ہنسی آتی تھی۔ چنانچہ اُس کی بہت سی تصنیفات قلمی موجود ہیں۔ جس میں سے کچھ حصہ میرے پاس بھی ہے۔ کسی وقت ناظرین کی دلچسپی کے واسطے لکھونگا۔ اس کے کلام میں تاثیر تھی۔ عموماً سب مسیحی اُس کو دیوانہ سمجھتے تھے۔ میں بھی ایسا ہی خیال کرتا تھا۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا۔ کہ بابا امام بخش صاحب آپ اتنی مدت سے مسیحی ہیں کبھی آپ نے خداوند مسیح کو بھی دیکھا ہے۔ جواب دیا کہ کون خداوند مسیح میں خود جو ہوں۔ تو کس کو دیکھوں۔ امام بخش اسم اعظم ہے۔ دنیا کے سامنے یہ جواب واقعی دیوانگی کا ہے اور موجودہ مسیحیت کے سامنے کفر۔ اُسی وقت سے میرے خیالات اُس کی نسبت تبدیل ہو گئے۔ کہ یہ شخص واقعی سچ کہتا ہے۔ خداوند نے فرمایا۔ کہ تم مجھ میں۔ اور میں تم میں۔ جب مسیحی کی یہ حالت ہو تو دوئی جاتی رہتی ہے۔ جب وہ مرنے لگا۔ تو کوئی مسیحی اُس کے پاس نہ تھا۔ اس کے محمدی رشتہ دار نے اُسے کہا۔ کہ یا مرتضا

کوئی عیسائی تو یہاں ہے نہیں۔ تم مرنے لگے ہو۔ ہمیں معلوم نہیں کہ تمہارا جنازہ کس طرح پڑھا جائے۔ مرحوم نے کہا کہ کون مرنے لگا ہے۔ میں تو نہیں مرتا اور نہ تمہارے ہاتھ آتا ہوں۔ جب وہ بہت بجد ہوئے تو آخر کہا کہ میں تم مسلمانوں کے ہاتھ نہیں آؤنگا۔ کوئی میرا سنبھالنے والا آجائیگا۔ اگر کچھ باقی تمہارے پاس رہگیا تو اس کو پھینک دینا۔ لیکن اُس کے فوت ہونے پر مسلمانوں نے اُس کا جنازہ ایسی شان سے اُٹھایا کہ گویا کسی بڑے ولی اللہ کا جنازہ ہے۔ عزت اور شان کیساتھ اپنے قبرستان میں ایک بڑے رئیس مسلمان نے اپنے باپ کی قبر کے پاس اُس کو دفن کیا اور یہ کہا کہ مرحوم کے طفیل میرا خاندان بخشا جائیگا۔ اکثر مسلمان اُس کو ولی سمجھتے تھے۔ اگرچہ اُس کی باتوں پر اکثر کھلبلی مچایا کرتے تھے۔ بائبل۔ قرآن۔ گرنتھ۔ شاستر سب کو اپنے پاس رکھتا۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کو کہتا کہ تم چور ہو۔ تم نے بائبل سے چرا کر کتابیں بنالی ہیں۔ تعجب ہو کہ کسی کا حوصلہ نہ پڑتا تھا کہ اُسکا مقابلہ کرے۔ (باقی آئندہ)

مسیحی شعراء

ایک وہ زمانہ تھا جس میں خال خال مسیحی شعراء پائے جاتے تھے۔ مگر آج ایک وہ زمانہ ہے جبکہ مسیحیوں میں اچھی تعداد میں شاعر موجود ہیں۔ اور جو کچھ وہ اپنے منجات دہندے خداوند یسوع مسیح کی شان میں کہتے ہیں خوب کہتے ہیں۔ اسلامی شعراء عموماً کہا کرتے ہیں کہ مسیحیوں میں شاعر بہت کم ہیں۔ اور اگر ہیں بھی تو تک بندی کرنے والے ہیں۔ اگر کسی وقت اتنا کہنا درست تھا۔ مگر اب وہ وقت نہیں رہا کہ غیر قوم شعراء مسیحی شعراء پر مضحکہ اڑائیں۔ کیونکہ مسیحی شعراء اپنے کلام کو ہزلیات سے بالکل پاک رکھتے اور جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ بالکل پاک کلام کہتے ہیں۔ اسلامی شعرا کی طرح حسن و عشق کی بھبکیاں۔ زلف مسلسل کی زنجیریں۔ سرو و شمشاد کے قد۔ قیامت کی اٹھنے کا ادا کی زیب و زینت نہیں بناتے اور ہجر و وصل کے دکھڑوں کا رونا نہیں سناتے۔ وہ فقط مسیح کی محبت۔ نجات اور گناہ سے بگاڑ ہے زمانے کی سرد مہری کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ جو بالمقابل ہزلیات کہنے والے شاعروں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اگر وہ عروض کی اصطلاحی باتوں پر چل کھڑے ہوں تو میں زور سے کہہ سکتا ہوں کہ مسیحی شعراء شاعری کے دائرے میں دنیا کے دیگر شاعروں سے کم نہیں ہیں۔ مسٹر الیکزنڈر ہیڈرلی کے نام نامی و اسم گرامی سے کون واقف نہیں ہوگا۔ جس نے کہ باوجود یورپین نژاد ہونے کے اردو زبان میں وہ شعر کہے ہیں جن کے پڑھنے سے غالب اور ذوق جیسے مشہور شاعروں کا دھوکا پڑتا ہے۔ کیا یہ شاعر مسیحی نہیں تھا۔ کیا اس نے مسیح کی شان میں قصیدے نہیں لکھے؟ دور کیوں جاتے ہو۔ اس زمانے کو جانے دو۔ حال کے زمانے میں مسٹر حسن علی سفیر مرحوم ہو چکے ہیں جنکی غزلیات کی مسیحی بندش چوٹی کے شاعروں کو شرمندہ کرتی ہے اور پڑھنے سے دل جوش پر آگ کا کام کرتی ہے۔ فرحت۔ گل صفدر۔ بہار۔ عاجز وغیرہ وغیرہ اور مسیحی مستورات میں سے مرائیں اور مریم وغیرہ وہ مسیحی شعراء تھے کہ جنکی غزلیات پڑھنے والوں کو اُن کی زندہ یادگاری کا نمونہ دکھلا رہی ہیں۔ اگرچہ اب وہ نہیں رہے۔ مگر اُن کا کلام زندہ ہے اور زندہ رہیگا۔

فی زمانہ بھی منشی رحمت مسیح واعظ۔ اور مسٹر پیارے لعل شاکر۔ اور مسٹر جارج ملٹن تائب۔ اور پادری کیدار ناتھ منت اور مسٹر احمد شاہ شائق مسیحی شعراء موجود ہیں جنکی مسیحی غزلیات کی بندش میں ایک گونہ لطف پایا جاتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کا کلام علم عروض کی غلطیوں سے مبرا ہے۔ اور اس پر کسی کو کلام نہیں۔ کیونکہ نکتہ چینوں نے تو حضرت غالب مرحوم و ذوق مرحوم کے کلام پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔ تاہم ہزلیات کے دائرے سے نکلکر ایشیائی شاعری کا نمونہ اُن کی بندش میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حال میں مسٹر جارج ملٹن تائب کی ایک غزل کا مادہ مجھے ملا ہے۔ جس کو میں بطور نمونہ ذیل میں درج کرتا ہوں جس سے مجھے ایشیائی طرز حقیقی طور سے دکھلانی مقصود ہے۔ خواہ اس میں غلطی ہو یا نہ ہو کیونکہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ نکتہ چینوں نے بڑے بڑے ملک الشعراؤں کے کلام پر بھی کلام کیا ہے۔ اگر اس میں بھی کوئی کلام کرے تو تعجب نہیں

غزل

پوچھ مت سہتے ہیں کس طرح سے بیداد اسیر
دیکھ پنجرے میں کوئی بلبل ناشاد اسیر
وائے قسمت کہ ابھی موسم گل آیا تھا
آگیا کرنے قفس میں ہمیں صیاد اسیر
ذوق آگہیِ الفت نے دکھائے کیا رنگ۔
دشت میں مجنوں ہوا کوہ میں فرہاد اسیر
کیا خبر اس سیاہ زنداں میں دہرا کیا ہے
آرزو رکھتے ہیں سب ہونیکی آزاد اسیر
پوچھتا کوئی نہیں مجھ کو جہاں میں تائب
کیا میں گم گشتہ عالم ہوں یا فریاد اسیر

ناظرین اب آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے مسیحی شعراء اب اس فن میں کس طرح دیگر شاعروں کے قدم بقدم ہیں۔ مندرجہ بالا غزل میں حضرت تائب کے شعروں کی بندش قدیم ایشیائی شاعری کا نمونہ دکھلا رہی ہے۔ اور اسبات کو ظاہر کر رہی ہے کہ اب مسیحیوں میں بھی کافی اور عمدہ شاعر پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک ایک کمی ہے کہ کوئی دیوان باقاعدہ مسیحیوں میں کسی شاعر کا موجود نہیں۔ مگر موجود ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کوشش کریں۔ اے بھائیو یہ وہ فن ہے کہ جس نے داؤد کے دل کو خدا کی یاد میں محو کر دیا تھا۔ یہ وہ فن ہے جس کا رنگ غزل الغزلیات میں پایا جاتا ہے۔ یہاں یہ عشق حقیقی کی پہلی منزل ہے۔ جس سے مردہ دل زندہ کئے جاتے ہیں۔ کاش کہ ہمارے مسیحی شعراء مسیح کی محبت

سے بھر کر اپنے کلام کو محبت کے چاشنے سے نا چتے رہیں ۔ اور اخبار نورافشاں میں اپنا جوہر دکھلاتے رہیں۔

راقم ایف ۔جی ۔شیداچمنی۔

مسیحی کلیسائیں اور سیلف سپورٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

اہل جماعت کے ممبروں کی تعداد عالم کے سامنے روشن ہے ۔اس کے مفصل حالات اور تعداد کے لئے ایک مدت اور دراز عرصہ درکار ہے ۔ اس لئے احتمال طوالت کی خاطر ہم اپنے اصلی مقصد کی طرف رجوع کرتے ہیں تو بھی اس سے پیشتر ہم یہ بھی جتلانا چاہتے ہیں کہ ہنوز کلیسیا دنیا میں مختلف صورتوں میں قائم اور بحال ہے۔

بعض ممالک میں کلیسیا دولت مند اور شاہی حیثیت میں ہو رہی ہے اور برہ بحر اسکے قبضے میں دیئے گئے اور لاکھوں انسانوں پر حکومت کا حق رکھتی ہے اور خود پروری سے بڑھکر لاکھوں انسانوں کو جو ابتک خدا کے گھر یعنی اس کی مقدس کلیسیا سے باہر اور نجات سے محروم ہیں اپنے مالک کا پیغام دینے کا ذمہ اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے ۔زر کثیر اور عزیزوں کی جدائی الہٰی سچائی کی اشاعت کے لئے اپنے اوپر گوارا کی ہے ۔لوگ دولت اور آل و اولاد غیر ممالک کو بھیج رہے ہیں ۔لیکن برعکس اس کے دنیا میں ایسے ملک اور حصے میں بھی کلیسیا کے اہل جماعت پائے جاتے ہیں ۔اور کلیسیا کی ممبری کا دم بھرتے ہیں ۔جو نادار اور کمزور ہیں ۔اگرچہ لوگ شہر خدا میں سکونت رکھتے ہیں اور خداوند کے نیپاک فرزند ہونے کا دم بھرتے ہیں ۔مگر تاہم ہنوز نو خود کھڑے ہو کر چلتے ہیں ۔ اور ناتواں حالت میں ہیں ۔اور نادار وں کی امداد کرنے کی طاقت اپنے میں دکھلاتے ہیں ۔ وہ ابتک دوسروں کی طاقت کے سہارے پر ہیں ۔ اور ان کی روحانی اور دنیاوی تعلیم دوسرے ملک کے اہل جماعت کی ذمہ داری میں ہے۔

ان کی تعلیم اور کلیسیائی ضروریات کا بوجھ انکے ہم ایمان بھائیوں کی پیٹھ پر پڑا ہوا ہے ۔ وہ ابتک طفل نوزاد کی طرح دودھ پر ہی پرورش پاتے ہیں ۔لیکن گوشت اور روٹی وغیرہ سخت خوراک کھانے اور ہضم کرنے کے اعضا نہیں رکھتے اس ملک پنجاب و ہندوستان کے اکثر علاقجات میں کلیسیا کے اہل جماعت پائے جاتے ہیں ۔جو نہ صرف سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں ۔ان میں سے بہت تھوڑے خود پروری (سیلف سپورٹ) کے اصول سے واقف اور اس اصول کے پابند ہیں۔

انجیلی اصطلاح میں خدا کی کھیتی اور تاکستان ہے ان کی پرورش اور نگہبانی بہت ضروری اور لازمی امر ہے کھیت اور تاکستان محنت طلب کرتے ہیں اور محنت اور نگہبانی مزدور اور پاسبان طلب کرتی ہیں ۔اس لئے ہم صرف اپنے مضمون کو دو ہی ضروری باتوں میں ادا کریں گے ۔ پہلے کلیسیا کے پاسبان ہادی اور چرواہے ۔جن کی ضرورت کلیسیا کو ہمیشہ تک ہے اور شروع سے ابتک پاسبان کے زیر حفاظت رہتی آئی ہے ۔ دوسرے پاسبانوں کی پرورش اور اُن کا طریقہ ۔　　(باقی آئندہ)

راقم پادری بوٹا مل رسول پور چک نمبر ۸۷

ضرورت

کرسچن ہاسٹل سینٹ جانس کالج آگرہ کے لئے ایک ہاؤس ماسٹر کی ضرورت ہے ۔ ایسے آدمی کی ضرورت ہے کہ جو عمر کا زیادہ ہو پر اسکے جوان بال بچے نہوں ۔ اُس کا کام یہ ہوگا کہ وہ لڑکوں کی خوراک اور کپڑوں کا نگران ہوگا تنخواہ پچیس روپے اور مکان رہائشی ہوسٹل میں مفت ملیگا۔

سائل اپنی درخواستیں ذیل کے پتہ پر روانہ کریں۔

المشتہر ۔پادری اے ۔ ڈبلیو ۔ ڈیوس سینٹ جانس کالج آگرہ

قوم یہود

کسی شخص نے ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ مسیحی دین کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت کیا ہے ؟ جواب دیا کہ قوم یہود کی تاریخ!

خداوند مسیح کی پیدائش سے دو ہزار برس پیشتر دریائے دجلہ کے نزدیک جہاں کہ آجکل بغداد واقعہ ہے خدا تعالیٰ نے ابرہام سے فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک بیٹا بخشونگا اور ہمیشہ اُس پر نگاہ رکھونگا ۔اُس سے ایک قوم پیدا ہوگی ۔ جو میری پرستش کریگی ۔ ابرہام اس امید میں ضعیف ہوگیا ۔ مگر ہنوز اُس کے گھر کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا ۔آخر وہ اپنی لونڈی ہاجرہ کی طرف رجوع ہوا اور اُس سے ایک لڑکا اسمٰعیل پیدا ہوا ۔ مگر خداوند نے فرمایا کہ ۔اسمٰعیل وعدہ کا فرزند نہیں ہے ۔ میں تجھے تیری بیوی سرہ سے بھی ایک بیٹا بخشوں گا اگرچہ ابرہام اور اُس کی بیوی بہت ضعیف تھے ۔تاہم وہ بے ایمان نہیں ہوئے ۔بلکہ انہوں نے ایمان رکھا ۔ اور اُس کے صلہ میں "ابوالمومنین" یعنی ایمان داروں کا باپ ۔ اُسے خدا کی طرف سے خطاب عطا ہوا ۔ آخر خداوند کے زمانے کے بموجب موجودہ فرزند اسحٰق پیدا ہوا کہ جس کی نسل سے اہل یہود ہیں ۔ اور ہاجرہ کے بیٹے اسمٰعیل کی نسل عربستان کے دشتی (پیدائش ۱۷: ۱۲)

پھر خداوند نے ابرہام کو فرمایا کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو اُن کا نہیں پردیسی ہوگی اور وہاں کے لوگوں کی غلام بنے گی اور وہ چار سو برس تک انہیں دکھ دینگے ...... اور وہ بعد اُس کے بڑی دولت لے کے نکلیگی" (پیدائش ۱۵: ۱۳ - ۱۴) کتاب مقدس اور تاریخ مصر کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ فی الحقیقت چار سو برس تک اہل یہود فرعون کے غلام رہے ۔ وہاں انہیں بہت اذیتیں پہنچائی گئیں ۔لیکن خداوند نے اُن کی سستی اور موسےٰ کو بھیجکر



اُنہوں نے لوگوں کو مصر کی غلامی سے چھڑایا اور موعودہ ملک (کنعان) میں پہونچایا۔ اور وعدہ کیا کہ جب تک تم اپنے خدا کی پرستش کرتے رہوگے۔ تم اس ملک میں آباد رہوگے۔ لیکن اگر تم غیر معبودوں کی پرستش کروگے اور بتوں کے آگے جھکوگے تو خدا تم کو اسیر کرکے غیر ملکوں میں بھیج دیگا۔ ایک دراز مدت تک جو قاضی اور بادشاہ خدا کی طرف سے بنی اسرائیل پر مقرر ہوئے اُن کو خدا کی راہوں میں تربیت دیتے رہے۔ لیکن بعد ازاں وہ برگشتہ ہوکر طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہوگئے تب خداوند نے اپنے فرمانے کے مطابق شاہ آصور کو اُن کے مقابلہ میں اُٹھایا اور نبیوں کی معرفت انہیں کہا کہ تم اپنے گناہوں کے باعث ستر برس تک بابل میں اسیر ہوگے۔ لیکن جب تم وہاں اپنے گناہوں سے پچھتاؤگے تو میں پھر تم کو اس ملک (کنعان) میں لاؤنگا۔ چنانچہ دریائے فرات کے کھنڈرات میں بہت سے ایسے نوشتہ جات پائے گئے ہیں جو بنی اسرائیل کی اسیری کے شاہد ہیں۔ ستر برس گذرنے کے بعد وہ پھر ملک کنعان میں آئے اور نبیوں کی معرفت انہیں کہا گیا۔ کہ خداوند تمہاری ہی قوم سے دنیا کے لئے ایک نجات دہندہ پیدا کریگا۔ اگر تم اُسے قبول کروگے تو ہمیشہ تم پر خداوند کی برکتیں نازل رہینگی۔ لیکن اگر تم اُس کی طرف رجوع نہ لاؤگے تو میں دنیا کی ساری قوموں میں تم کو تتر بتر کرونگا۔ یہاں تک کہ تمہاری کوئی سلطنت نہ رہیگی۔ بلکہ تم قوم بقوم اور ملک بملک آوارہ پھروگے۔ اور قومیں تمہیں لعنت کا باعث سمجھیں گی۔

پیشین گوئی کے بموجب پانچسو برس بعد نجات دہندہ یسوع بیت لحم میں پیدا ہوا۔ ہزاروں معجزات سے اُس نے اپنی رسالت کا ثبوت بہم پہونچایا اور لوگ اُس پر ایمان لائے کہ نجات دہندہ جو آنے والا تھا یہی ہے۔ لیکن قوم کے سردار اور کاہن وغیرہ حسد کے مارے مخالفت میں لوگوں کو اُکسانے لگے اور وہ یہاں تک کامیاب ہوئے کہ اُنہوں نے رومی حاکم سے فتوے لے کر اُسے صلیب دیا۔

خداوند مسیح نے بھی پیشینگوئی کی اور اپنی قوم کو مخاطب کرکے کہا کہ کتنی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کرتی ہے اُسی طرح تیرے اے یروشلیم لڑکوں کو جمع کروں مگر تم نے نہ چاہا (متی ۲۳: ۳۷) وہ دن تجھ پر آئینگے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھ کر تجھے گھیر لیں گے اور ہر طرف سے تنگ کرینگے۔ اور تجھ کو اور تیری اولاد کو جو تجھ میں ہے زمین پر دے پٹکینگے اور تجھ میں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ چھوڑینگے (لوقا ۱۹: ۴۳، ۴۴)

خداوند مسیح کے مصلوب ہونے کے تیس برس بعد روم کا بادشاہ اپنی فوجوں سمیت یروشلیم پر چڑھ آیا اور اس کو اس طرح برباد کیا کہ اُسکی ساری عمارتیں منہدم ہوگئیں اور اہل یہود اسیر ہوکر غیر ممالک میں چلے گئے۔ اُس وقت سے اب تک جو اُن پر گذری ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ کوئی ملک اب اُن کے قبضہ میں نہیں۔ بلکہ اب وہ مسیحی اور محمدی سلطنتوں کی رعایا ہیں۔ اُن کا ملک کنعان سلطان روم کے قبضہ میں ہے۔ کہ جس نے سلیمان کی ہیکل کو مسجد بناکر تمام یہودی رسوم کو یکقلم موقوف کردیا۔ دیگر ممالک میں کہ جہاں جہاں وہ پراگندہ ہیں لوگ اُن سے متنفر ہیں اور انہیں ہر طرح کی تکلیفیں اور ایذائیں دیتے ہیں حتی کہ قدیمی بادشاہوں نے اُنہیں زندہ آگ میں جھنکوا کر اُن کا تماشہ دیکھا۔ کہیں غلام بناکر اُن کے تمام مال و اسباب کو ضبط کیا گیا۔ جو کچھ اس قوم پر گذشتہ چند برسوں میں ملک روس میں گذری ہے عام لوگ اس سے واقف ہیں کہ کس طرح وہ شہر بشہر لوٹے۔ مارے اور ستائے گئے۔ کوئی نہیں جو آج اُن کا پرسان حال ہو۔

باوجود ان سب تکالیف کے یہ قوم معدوم نہیں ہوئی۔ اور نہ دیگر اقوام کیساتھ خلط ملط ہوئی ہے۔ بڑی بڑی مملکتیں جو مصر۔ بابل۔ روم۔ فارس اور یونان میں ان پر مسلط ہوئیں گذر گئیں۔ اُن کا صرف نام ہی نام باقی ہے لیکن یہ ذلیل اور مصیبت زدہ قوم چار ہزار برس سے اسی طرح تکلیفیں اُٹھا اُٹھا کر اپنی قومیت کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اگرچہ "جیسا دیس ویسا بھیس" پر یہ عمل صد ہا برس تک کرتی رہی اور اب بھی جہاں جاتی ہے۔ وہیں کے دستوروں کو اختیار کرلیتی ہے۔ تاہم سب سے علیحدہ اور سب سے الگ ہے اور اُس پیشینگوئی کے پورا ہونے کی منتظر ہے جبکہ خداوند انہیں پھر ملک کنعان میں آباد کریگا۔

ناظرین! کتاب مقدس کو مطالعہ کرکے متذکرہ بالا امور کی تصدیق کرو تب معلوم ہوگا کہ سچ مچ اس قوم کی تاریخ مسیحی دین کی صداقت کا ایک لاثانی اور بیّن ثبوت ہے!

پیارے لال۔ مشنری (میرٹھی) از الہ آباد

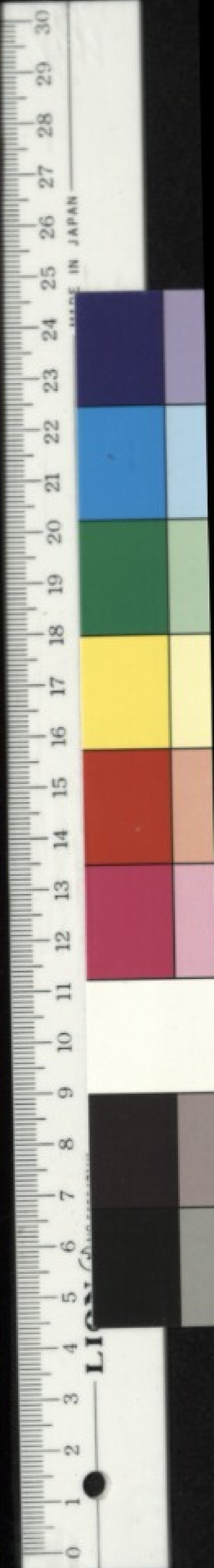
ملک کنعان کی سیر

زمانہ حال میں اس کا بندرگاہ بیروت ہے۔ ملک ٹرکی کے تمام شہروں میں صرف دمشق ہی ایسا شہر ہے جس میں بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ اور یہ بجلی ابانہ اور فرفر ندیوں سے پیدا کی جاتی ہے اس شہر میں حمام بکثرت ہیں اور ہوٹل بھی بہت ہیں۔ بازار یہاں مسقف ہیں۔ ہمارے پنجاب بیٹے لاہور امرتسر کے لوگ شاید مسقف بازار کی حقیقت نہ سمجھ سکیں۔ اگر وہ فرا ڈیرہ جات کی طرف تشریف لے جاویں تو بازار مسقف پاوینگے۔

آبادی اس شہر کی ۲ لاکھ ۴۰ ہزار ہے۔ جن میں ۲ لاکھ تو مسلمان ہیں۔ ۲ ہزار یہودی۔ باقی مسیحی ہیں۔ یہاں یہودیوں کے درمیان لنڈن مشنری سوسائٹی کی طرف سے مشن جاری ہے۔

مجھے اُن جگہوں کے دیکھنے کی از حد خواہش تھی جن کا ذکر دمشق کے متعلق بائبل میں ہے اس لئے ۲ دسمبر صبح ہی میں ایک مزدور لڑکے کو ساتھ لے کر پادری ہرمن صاحب کے گھر کو روانہ ہوا تاکہ اُن جگہوں کی زیارت کے متعلق اُن سے ہدایت حاصل کروں۔ یہ لڑکا یہودی اور فرقہ یہود سے تھا یہ پادری صاحب تھوما دروازہ میں رہتے ہیں۔

(باقی آئندہ)



مضامین

تعلیم

اگر بنظر تعمق دیکھا جاوے تو اس جہان فانی میں تعلیم ہی ایک ایسی شے ہے کہ جس نے پست اور گری ہوئی قوموں کو بھی آسمانی ترقی کا ستارہ بنا دیا ہے تعلیم ہی دنیا میں ایک ایسی لاجواب طاقت ہے کہ جس کی بدولت بڑے بڑے عقدہ ہائے لاینحل حل ہو جایا کرتے ہیں تعلیم ہی ایک ایسی لازوال نعمت ہے کہ جو قوموں کو فارغ البال اور مالا مال بناتی ہے تعلیم ہی ایک ایسی لازوال قوت ہے کہ جو قوموں کو زمین زوال سے اٹھا کر آسمان عروج پر چڑھا تی ہے۔ اور ان کے اخلاقی معراج کو اعلیٰ بناتی نیز سوشل نظام کو اونچے پیمانے پر بڑھاتی ہے روم و حبا کے شکمبر پرستی نے چڑھایا۔ یونان وغیرہ وحشیوں کا گروہ اسی نے بڑھایا۔ اور اب یورپ اور امریکہ کو بھی یہی پہنچا رہی ہے۔

بعض اصحاب حرف بنانے اور دیا کرن رٹانے یا شبد گھشائی کو ہی تعلیم سمجھ رہے ہیں جو ان کی بڑی بھول ہے مغرب نے اس سوال کو بڑی مدت تک غور کرنے کے بعد حل کیا ہے مغربی علما فرماتے ہیں کہ تعلیم وہ شے ہے جو دنیاوی سفر میں ہماری ممد اور معاون ہے۔ کیونکہ وہ انسان کی زندگی کو ایک سفر سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ وہ اس کو ایک جنگ عظیم کہتے ہیں۔ اس کا قول ہے کہ تعلیم وہ پیداوار ہے۔ جو کہ اس جنگ عظیم میں انسان کو کامیاب ہونے کے لائق بناتی ہے۔

مغربی فلاسفروں کے نزدیک تعلیم اس تیاری کا نام ہے جو کہ اس جہان فانی و جاودانی میں انسان کی اتماؤں کو کامیابی سے سفر کرنے کے قابل بنا دیتی ہے جیسے جیون یاترا میں ایک ہی جیون کا بیدہ شامل نہ سمجھا جائے۔ بلکہ ایک جیونوں کا بیدہ بلکہ یوں کہئے کہ کامیابی خاص تک پہونچا دینا شکشا کا فرض منصبی ہے

الغرض تعلیم وہ شے ہے جس سے ہر ایک انسان اپنے سفر میں کامیابی حاصل کرنے کے قابل بن سکے جس کے حصول کے بغیر کیا اس سنسار میں اور کیا اس سنسار میں کہیں بھی وہ اپنے کو کامیاب نہیں بنا سکتا۔ اس لئے تعلیم اس تیاری کا نام ہے یا ان ذرائع کا جن سے انسان اپنی زندگی کو ایک کامیاب زندگی بنا سکتا ہے۔ زندگی کی کامیابی میں زندگی کے وہ تمام ضروری حصے شامل ہیں جنکے بغیر اس کی کامیابی درجہ تکمیل تک نہیں پہونچ سکتی۔ اس کامیابی میں صرف خوشی و مسرت۔ دنیاوی عیش و عشرت ہی اس کی کامیابی نہیں ہے کیونکہ وہ دوسرے لوگوں یا قوموں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ بلکہ اس میں علم معرفت بھی شامل ہے اس میں گیان و گیان دونوں شریک ہیں۔ اوسے عالم کامل بننے کی ہی ضرورت نہیں۔ بلکہ عارف کامل بھی۔ کیونکہ بغیر حصول علم معرفت وہ انسان کہلا ہی نہیں سکتا۔

تعلیم میں وہ تمام جنگ ہائے عظیم شامل ہیں جن کے بغیر زندگی کے تمام پہلوؤں میں انسان کو کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی کوئی انسان مکمل نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ اپنے اندر ایک بلوان آتما نہیں رکھتا۔

کوئی انسان مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنا جسم طاقت ور نہیں رکھتا اور ہم کسی بھی ایسے انسان کو مکمل نہیں کہہ سکتے جو دنیاوی قومی انجمن کا مفید ممبر نہ ثابت ہو۔

الغرض تعلیم اس کو کہتے ہیں جو انسان کو طاقتور تندرست توانا بلوان اور سبھا سوسائٹی انجمن کا مفید اور قابل ممبر بناتی ہے مکمل تعلیم وہ ہے جو انسانی زندگی کے ہر ایک شعبہ کو پورا کرنے کی قابلیت انسان پر پیدا کرے۔ جو تعلیم کہ انسانی زندگی کے ہر ایک پہلو پر روشنی نہیں ڈال سکتی۔ اُسے ہم ہرگز مکمل تعلیم کا درجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ مکمل تعلیم وہی ہے جس انسان نہ صرف عقلی ہی کا سہارا کرنے کے قابل بنجاوے۔ بلکہ دنیاوی جائز عیش و عشرت جائز آرام و راحت جائز ترقی و بہبودی کے علاوہ قوم کا مفید اور قابل ممبر بن سکے۔

کوئی انسان قوم کیلئے مفید اور بہتر ثابت ہو نہیں سکتا جبتک کہ اُسکی تعلیم مکمل نہ ہو جب تک کہ اس میں جسمانی و روحانی اور مدنی طاقت نہ پیدا کی جاوے کوئی تعلیم قومی تعلیم نہیں کہلائی جا سکتی جو قوم کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی نہ ہو اور آتما کو بلوان اور طاقت ور بنانے والی نہ ہو۔ جو تمدنی ضرورتوں کو پورا کرنے والی نہ ہو یا جسمانی طاقت بہم پہونچانے والی نہ ہو۔

استعارتاً انسان کی روح ایک ہی جسم ایک ہے "تعلیم کے لئے ضرورت ہے۔ کہ روح شریر کو طاقت اور بل دینے والی ہو۔ استعارتاً ہر ایک قوم اور جاتی کو جسم اور روح تصور کر سکتے ہیں۔ اس لئے قومی تعلیم وہ ہے جو قوم کی روح اور جسم کو بل دینے والی ہو جس طرح تعلیم سے انسان کے اندر خاص خاص صورتوں میں تبدیلیاں پیدا ہوں اور اور تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ قوم اوپر اُٹھتی چلی جاوے جس طرح کہ انسان اوپر اُٹھتا ہوا چلا جاتا ہے۔ کوئی قوم جتنی تعلیم یافتہ ہوتی ہے اُتنی ہی اُس کی نگاہ میں وسعت پہنچتی ہیں۔ اتنی ہی وہ ضرورتوں کو پورا کرنے کی قابلیت رکھتی اور پورا کرتی ہے۔

تعلیم یافتہ قوم کو کوئی طاقت نہیں گرا سکتی تعلیم یافتہ قوم کے سب قدم چومتے ہیں اور اس کی خدمت کرنا اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ جو قومیں آج دنیا میں آسمانی ترقی کا تارا بنی ہوئی ہیں۔ جو قومیں آج دنیا میں صاحب اقبال گنی جاتی ہیں۔ جن کو پوری طاقت اور مقدرت حاصل ہے وہ وہی قومیں ہیں جنہوں نے تعلیمی سوال کے حل کرنے میں بڑی عرق ریزی کی ہے۔ اور برسوں اس کی تحقیقات میں لگی رہی ہیں۔

(باقی آئندہ)

انتخاب الاخبارات

ایک لڑکے کی بہادری

پچھلے ماہ دسمبر کی

۱۰ تاریخ کو ہمارے شاہ معظم نے ٹام ہوئیس ایک ۱۷ سال کے لڑکے کو اپنے ہاتھ سے نمبر دوم کا البرٹ میڈل (تمغہ بہادری) عطا فرمایا۔ یہ تمغہ اس شخص کو دیا جاتا ہے جو سال بھر میں سب سے اعلیٰ بہادری کا کام کرے۔ ٹام ہوئیس کی بہادری کی کہانی یوں ہے کہ ۲ جولائی ۱۹۰۹ء بندرگاہ نیوپورٹ میں ایک کچی ہوئی نالی کی ساری چھت ٹوٹ کر گر گئی اور بہت سے آدمی جو وہاں جہاز بنانے کا کام کر رہے تھے۔ لکڑیوں۔ دلدل۔ ریت اور مشینوں کے نیچے دب گئے۔ انجنیر اور مزدوروں کو نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر کچھ چارہ نہ چلتا تھا۔ بہت سے تماشائی بھی آ جمع ہوئے اور اُن میں ٹام ہوئیس بھی تھا۔ اتنے میں اس گہری خندق سے ایک دبے ہوئے آدمی کی آواز بہت آہستہ سنائی دی کہ مجھے نکالو۔ لکڑیں اور ایٹیں اس قدر خلط ملط ہوئے ہوئے تھے کہ نیچے اُترنے کیلئے کوئی راستہ نہ نظر آتا تھا۔ گری ہوئی لکڑیوں کے درمیان صرف ایک بالشت سوراخ تھا مگر اس میں سے کوئی آدمی نیچے نہ اتر سکتا تھا۔ ٹام ہوئیس نے دیکھا کہ اس کا جسم ہلکا اور بہت پتلا دبلا سا ہے اور شاید وہ اس میں سے نکل جاویگا۔ اس نے فوراً مجمع میں سے آگے بڑھکر نیچے اُترنے کیلئے اپنی خدمات پیش کیں۔ یہ ایک بڑی جان جوکھوں کا کام تھا۔ کیونکہ چھت اور دیواریں تو خندق کی گری ہوئی تھیں۔ اگر اوپر کی ریت ذرا سی بھی اور سرک جاتی تو لکڑیوں کے نیچے سے سہارا ہٹ جانے کے باعث وہ بالکل ہی گر جاتیں۔ اور پھر نیچے دبے ہوئے آدمیوں کا کچھ بھی پتہ نہ ملتا اور وہ ضرور دب کر مر جاتے۔ مگر ٹام ہوئیس نے ایک انسان کی جان بچانے کی کوشش میں اپنی سلامتی کا ذرا بھی دھیان نہ کیا۔

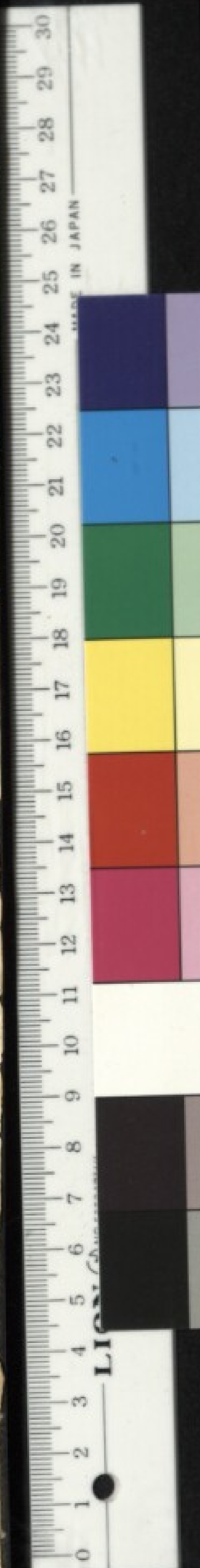
(ا)نسانی ہمدردی نے جوش مارا اور وہ تنا فنا لکڑیوں میں گھستا ہوا خندق کے نیچے چوہے کی طرح ۳۰ فٹ اتر گیا۔ اس کے اردگرد تازہ دبے ہوئے آدمیوں کی لاشیں تھیں اُن میں سے خون نکل رہا تھا۔ مگر اس نے ذرا پرواہ نہ کی یہاں تک کہ وہ لاشوں کے بیچوں بیچ گزر کر وہ اس دبے ہوئے آدمی تک پہونچگیا۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں گری ہوئی لکڑیوں میں اس طرح پھنسے ہوئے تھے کہ نکل نہ سکتے تھے سینکڑوں من کا بوجھ اُن کے اوپر تھا۔ ٹام نے اوپر آکر آری تیشہ وغیرہ ہتھیار اور روشنی کے لئے موم بتیاں حاصل کیں اور بہت پھرتی سے دوبارہ نیچے اتر گیا۔ اور بصد مشکل آری سے لکڑیوں کو کچھ کاٹ کر اس کے ہاتھ اور پاؤں کو نکالا۔ موم بتیاں بجھ بجھ جاتی تھیں۔ مگر وہ اندھیرے ہی میں کام کرتا رہا۔ اتنے میں اوپر والوں نے آواز دی کہ لڑکے اوپر آ جاؤ ورنہ تو بھی نیچے دب جائیگا۔ ریت سرک رہی ہے یہ آواز سنکر ٹام فوراً اوپر چڑھا۔ مگر اکیلا نہیں دبے ہوئے بے ہوش آدمی کو اپنے ساتھ لے آیا سطح پر پہونچا ہی تھا کہ کنارے کی ریت جو لکڑیوں کو سہارا دے ہوئے تھی گر گئی اور پھر دبے ہوئے آدمیوں کی لاشوں کو بھی نکالنا ناممکن ہوگیا۔ بیشک ٹام کی زندگی صرف ایک ہی ایسے مردانہ کام سے ہمیشہ کے لئے مبارک اور روشن ہوگئی (انتاریہ گزٹ)

صنعتی تعلیم

صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ نے اپنے صوبہ میں صنعتی تعلیم کیلئے ایک سکیم تیار کی ہے جس پر گورنمنٹ ہند غور کر رہی ہے۔ تجویز یہ ہے کہ (۱) صوبہ میں دس درسگاہیں صنعت وحرفت کی قائم کی جائیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ پیمانہ پر کانپور اور رڑکی میں موجودہ درسگاہوں کو ترقی دے کر قائم کیجائیں گی۔ جہاں علم ابرق جر ثقیل انجنیری وغیرہ کی اب سے کہیں زیادہ اعلیٰ تعلیم دیجائیگی۔ (۲) تین صنعتی مدرسے۔ کانپور۔ گورکھپور اور لکھنؤ میں قائم ہونگے جہاں ڈھلائے مستری اور اسی قسم کی دستکار تیار کئے جائینگے (۳) بریلی میں ایک چمڑا رنگنے اور بڑھئی کا کام سکھانے کا مدرسہ ہوگا۔ لکھنؤ میں ٹین بنانا اور بنارس میں بنائی سکھانے کا انتظام کیا جائیگا۔ سرجان ہیوٹ نے تجویز کیا ہے کہ ان درسگاہوں کی نگرانی خاص اور علیحدہ محکمے سپرد کیجائے۔ نواب صاحب موصوف کا یہ خیال ہے کہ اس تجویز کو عملی صورت میں لانے کے واسطے سولہ لاکھ چالیس ہزار پانچسو روپے کی ضرورت پڑیگی۔ اور سالانہ خرچ چار لاکھ تہتر ہزار کے قریب ہوگا۔ اور مقدم الذکر رقم سامان ضروری کی فراہمی اور عمارات میں صرف ہوگی اور سالانہ رقم استادوں کے مشاہروں وظیفوں وغیرہ اخراجات کے کام میں لائی جائیگی یہ تجویز ایک کمیٹی کی متفقہ رائے کا نتیجہ ہے۔ جسے گورنمنٹ آف انڈیا نے پسندیدگی سے تصدیق کرکے اوپر بھیجا ہے ہماری دلی آرزو ہے کہ تجویز عملی صورت میں جلوہ نما اور ہندوستان کی فلاح کا باعث ثابت ہو۔ (آرمی نیوز)

ناقص تعلیم کے نتائج

گورنمنٹ نے مہربانی سے ایڈیڈ سکول اس لئے کھول دیئے ہوئے ہیں کہ تعلیم کا پیمانہ وسیع ہو جاوے اور سب چھوٹے موٹے لوگ پڑھ لکھکر عقلمند ہو جاویں۔ اسی واسطے اب ہر جگہ سب قسم کے لوگ اپنے پرائیویٹ مدرسے کھولکر اس اصول سے فائدے حاصل کر رہے ہیں مگر بعض لوگ صرف برائے نام سکول کھولکر تعلیم کے نام کو بدنام کرتے ہیں۔ نہ تو انتظام خاطر خواہ کرتے ہیں نہ عملہ سکول کا ایجوکیشنل کوڈ کے مطابق بھرتی کرتے ہیں۔ اسواسطے جب تعلیمی افسران معائنہ کو آتے ہیں۔ تو وہ یہ سارے نقص دیکھکر ان سکولوں کے برخلاف رپورٹ کر دیا کرتے ہیں جس سے گرانٹ جو ملتی تھی بند ہو جاتی ہے اس قسم کے کئی ایک سکول سال بہ سال کھلکر ناقص انتظام سے بند ہو جاتے ہیں۔ فی الحال احاطہ بمبئی میں چار ایڈیڈ سکول



خراب انتظام سے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ اب قوموں کے اندر دھڑہ واریاں اور پارٹی فیلنگ بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور اپنے سکول کو وہ رونق نہیں دیتیں۔ بلکہ اپنے ذاتی عناد کی وجہ سے اپنے لڑکوں کو دوسرے سرکاری یا غیر سرکاری سکولوں میں بھیج دیتے ہیں۔ یہ خانہ جنگی ہر جگہ ایسی پھیلی ہوئی ہے کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا ہندوؤں کے سکول عموماً عمدہ حالت میں دیکھے جاتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کے اندر اتفاق کم و بیش موجود ہے۔ مگر مسلمانوں کے پرائیویٹ سکولوں کی حالت ہر جگہ خراب ہے۔ ایک اتفاق باہمی نہ ہو۔ دوسرے سکول کا عملہ اچھا نہیں ہوتا۔ انہی وجوہات سے ان کے قومی پرائیویٹ سکول تھوڑا عرصہ چلکر پھر عدم آباد کو سدھار جاتے ہیں۔

(از سراج الاخبار)

اخبارات کا نیا قانون

منگلوار کی شام کے سات بجے کئی گھنٹے کی لگاتار بحث کے بعد پاس ہو گیا صرف پنڈت مدن موہن مالوی اور بابو بھوپندر ناتھ باسو نے خلاف رائے دی۔ سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ نے نفس قانون میں کوئی بھاری تبدیلی نہ کی تھی۔ ایک تبدیلی یہ کی گئی ہے۔ کہ نئے قائم ہونے والے پریسوں کی حالت میں ضمانت بجائے پانچ ہزار کے دو ہزار تک ہو گئی۔ ایک دو اور معمولی تبدیلیاں بھی کی گئی ہیں۔ قانون کے متعلق پچاس ترمیمیں پیش کی گئیں۔ لیکن اُن میں سے بہت سی واپس لی گئیں۔ اور کئی رہ گئیں۔ صرف دو ترمیموں پر ووٹ لئے گئے جن میں سے ایک مسٹر گوکھلے کی یہ ترمیم تھی کہ یہ قانون صرف تین سال کے لئے ہو۔ لیکن یہ ترمیم کثرت رائے سے گر گئی قانون کے متعلق رائے زنی کرنے کی ضرورت نہیں ہماری وہی رائے ہے جو تمام ہندوستانی اخبارات کی رائے ہے۔ اُن کا خیال ہے اور درست خیال ہے کہ اخبارات کی آزادی ہر وقت معرض خطر میں رہیگی۔ کیونکہ جنکے خلاف اخبارات میں لکھا جائیگا۔ وہ ہی منصف ہونگے۔ بہرحال چونکہ گورنمنٹ کا یہ خیال ہو کہ اخبارات کی تحریروں کی وجہ سے انارکزم پھیلا ہے اس لئے ہم اس قانون کو بھی مبارک سمجھیں گے اگر اس سے انارکزم رک جائے۔ کیونکہ جیسا کہ مسٹر گوکھلے نے اپنی تقریر میں فرمایا یہ قانون اور انارکزم دونوں برائیاں ہیں۔ لیکن انارکزم بد تر بدی ہے اسلئے اگر ان دونوں بدیوں میں سے کسی نے انتخاب کرنا ہو تو وہ اس قانون کو چنے گا۔ اس قانون کی وجہ سے اخبارات کی حالت بہت نازک ہو جائیگی۔ اگر حکام نے خاص احتیاط سے کام نہ لیا۔ اس لئے جہاں نامہ نگاروں کو اپنی تحریروں میں محتاط رہنا چاہئے۔ وہاں ناظرین کو بھی اب ایڈیٹر سے زیادہ امید نہ رکھنی چاہئے۔ آئیندہ اخبارات زیادہ خبروں کا مجموعہ ہی ہونگے۔ (از پرکاش)

جلاوطنوں کی رہائی

انجمن نوجوانان بنگال کو پولٹیکل وجوہات پر چودہ ماہ سے نظر بند رکھا گیا تھا۔ اُن کو رہا کر دیا گیا ہے حضور وائسرائے نے اخبارات کے نئے قانون کے متعلق آخری تقریر کرتے ہوئے اس خوشخبری کو ممبران کونسل کے کانوں تک پہنچایا۔ وجہ ان کی رہائی کی یہ بتلائی گئی ہے کہ چونکہ جس تحریک کے وہ لیڈر تھے وہ انارکزم کی شکل اختیار کر گئی ہے اس لئے اب ان کو نظر بند رکھنے کی ضرورت نہیں حضور وائسرائے نے یہی فرمایا کہ گورنمنٹ کا ان جلاوطنوں کو رہا کر دینا اس امر کی دلیل ہے کہ گورنمنٹ ہند کی تعلیم یافتہ جماعت کیساتھ ملکر کام کرنا چاہتی ہے حضور وائسرائے نے اُن جلاوطنوں کو معویانہ تحریک کا لیڈر ظاہر کیا جس کے ساتھ بہت سے ہندوستانیوں کا اتفاق نہ ہوگا یہ خیال جو بعض حلقوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے اخبارات کے متعلق نیا قانون پاس کر کے اور قانون مجالس کو سارے ملک پر جاری کر کے اپنے تئیں محفوظ کر لیا ہے۔ درست ہو سکتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے گورنمنٹ کا جلاوطنوں کا رہا کر دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اُن کو ضروری وقت کے بعد نظر بند نہیں رکھنا چاہتی۔ بہرحال ہم گورنمنٹ کے اس رہائی کے لئے مشکور ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس وقت جبکہ نئے قانون اخبارات کی وجہ سے چاروں طرف یاس ہی یاس نظر آرہی ہے۔ یہ رہائی ایک آس کی جھلک کا کام دیگی۔ (م)

پرائمری تعلیم مفت

گورنمنٹ ہند نے اگرچہ دو سال گذرے ارادہ کیا تھا کہ تمام ملک میں پرائمری تعلیم مفت دیجائے۔ جیسا کہ تمام مہذب ممالک میں دستور ہے لیکن چونکہ گورنمنٹ کے پاس سردست کافی فنڈ نہیں ہے اس لئے اس پر عملدرآمد نہ ہو سکا لاہور میونسپلٹی نے اپنے پرائمری مدارس میں فیس معاف کر کے ایک قابل تقلید نمونہ تمام میونسپل کمیٹیوں کے سامنے پیش کیا ہے خبر ہے کہ دیال سنگھ ہائی سکول کے پرائمری جماعتوں میں فیس معاف کیگئی ہے کم سے کم تمام امدادی اور پرائیویٹ مدارس میں تو ایسا ہونا چاہئے۔ کیونکہ ابتدائی تعلیم ہی اعلیٰ تعلیم کا زینہ ہے۔ ڈی اے وی سکول کے پرائمری حصے کی فیس بھی معاف ہو گئی ہے۔

۱۳ جنوری بمبئی۔ ۲۰ و ۲۱ جنوری کی شب کو جنگی جہاز بے سنتھ (؟) اسپار ڈنگ سے ایک مہم کرنل ٹرائین کی سرکردگی میں ساحل میکران کی طرف روانہ ہوئی گھنٹے کے بعد وہ ایک گاؤں پہنچے جو دریائے جاگسن پر واقع ہے۔ وہاں اسلحہ کا ڈپو پایا گیا جس کی حفاظت کے لئے کئی مسلح پٹھان تھے۔ فریقین میں لڑائی ہوئی۔ آخر کار انگریزی دستہ کامیاب ہوا ۵۰، بندوقیں لائی گئیں اور ۵۰ ہزار گٹھے بارود کا توس کے نذر کر دیا و کر دیئے گئے اور انگریزی دستہ کا کوئی آدمی ہلاک نہیں ہوا۔

گلدستۂ اخبار



یکم فروری کلکتہ۔ انگلشمین ایک زبردست مضمون میں لکھتا ہے۔ بنگالیوں نے کئی چھوٹی چھوٹی سازشی انجمنیں جنکا صدر کلکتہ میں ہے۔ سرکار انگریزی کو تہ و بالا کرنے کے مقصد سے قائم کر رکھی ہیں۔ اسلحہ حاصل کرنے اور نوجوانوں پر اثر ڈالنے کے جو وسائل وہ کام میں لاتے ہیں وہ بالکل غیر معمولی حیرت افزا ہیں۔ بنگالی چھاپہ خانوں میں کلکتہ کے شمال میں یورپینوں کو قتل کرنے کی اپیل چھپ کر شایع ہوئی تھی۔ اب یہ لوگ ہندوستانیوں کیلئے نہ سخت خطرہ بن گئے ہیں۔ اخبار انگلشمین ان سازشوں کیلئے گورنمنٹ اور تاجری جماعت کو ذمہ دار اور قصوروار گردانتا ہے۔

جیکسن صاحب کے قتل کے مقدمہ ناسک میں کنارے نے سازش قتل کا اقبال کیا اور تمام تفاصیل عدالت کے سامنے بیان کردیں۔

سکھوں کی سالانہ تعلیمی کانفرنس کا تیسرا اجلاس خالصہ کالج امرتسر میں ۲۷ و ۲۹ مارچ ۱۹۱۰ء کو ہوگا (پیسہ اخبار)

بمبئی کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے ناسک مقتول مسٹر جیکسن کی یادگاری چندہ ...، جمع کرلیا ہے۔

کلکتہ میں عیدو شیخ نے پھانسی پائی اپنی اہلیہ اور ساس اور سالی کو یکدم قتل کرڈالا۔

پریس کا جدید قانون کلکتہ میں پاس کرینگے۔ آئیندہ جاری ہونیوالے اخباروں کے مالکوں سے ۵۰۰ سے ۵۰۰۰ روپیہ تک ضمانت لیں گے۔ مفسدانہ مضامین کے لئے اخبار ضبط کئے جائینگے۔ یہ موجودہ قانون سے علاوہ انتظام ہے۔ اور اس کا مسودہ منتخب کمیٹی کو سپرد کیا گیا ہے۔

لالہ سیبل داس آنریری مجسٹریٹ حصار کا بھائی لالہ نند کشور ساہوکار دفعتاً گم ہے۔ تلاش میں سرگرم ہیں۔

لوکل

سرکل ٹورنمنٹ۔ امسال سرکل ٹورنمنٹ کے انعقاد کی نوبت لودیانہ کے حصے میں آئی۔ ۱۰ فروری ۱۹۱۰ء کو بوقت ۱۰ بجے باقاعدہ ٹورنمنٹ شروع ہوا مفصلہ ذیل ظفریاب ٹیم ہا مقابلہ کے لئے آئیں۔

(۱) فیروزپور گورنمنٹ ہائی سکول ٹیم (۲) ہوشیارپور اسلامیہ ہائی سکول ٹیم (۳) جالندھر مشن ہائی سکول ٹیم (۴) لودیانہ کرسچین بوائز بورڈنگ ہائی سکول ٹیم۔ دو اول الذکر اور دو موخر الذکر ٹیم ہا کا باہمی مقابلہ ہوا اول جوڑیں سے ہوشیار اسلامیہ ہائی سکول ٹیم ظفریاب ہوئی اور دوم جوڑیں سے جالندھر مشن ہائی سکول ٹیم گوئے سبقت لیگئی پھر ۱۱ فروری کو ہر دو ظفریاب ٹیم ہا میدان مقابلہ میں اتریں سخت کشمکش کے بعد میدان جالندھر مشن ہائی سکول ٹیم کے ہاتھ رہا۔ اور فتحمند ٹیم رائے بہادر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس سرکل ہذا کی شیمپین شیلڈ کی مستحق ٹھہری اس ظفریابی کیلئے ہم جناب پادری مسٹر فریڈیوٹن صاحب پرنسپل سکول کو مبارکباد دیتے ہیں۔

امسال کے ٹورنمنٹ کی سج دھج نرالی اور انتظام ایک خاص قسم کا تھا۔ پیارے عالیجناب رائے صاحب لالہ شولال صاحب بی۔ اے انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر بہمراہی جناب لالہ جگل کشور و پنڈت ہرچند داس صاحب اسسٹنٹ انسپکٹران ۱۰ فروری کو صبح ہی تشریف لے آئے تھے چاروں ضلعوں کے ڈسٹرکٹ انسپکٹران و ہیڈ ماسٹران بھی تشریف لائے تھے۔ غرض اسی ٹورنمنٹ میں سرکل کے کل افسران تعلیم تشریف فرما تھے۔ رائے صاحب موصوف نے ریفرشمینٹ کا خاص انتظام فرمایا تھا تینوں روز برابر اس افراط سے ریفرشمینٹ ملی کہ لوگوں کے منہ پھر گئے۔ اور رائے صاحب نے بجائے پانی کے رس کی ندی بہادی۔ ایسا کون شخص ہے جو رائے صاحب کے خلق سے واقف نہو۔ رائے صاحب ہر کہ ومہ افسر و ماتحت اعلیٰ و ادنیٰ سے ایسے خلق اور ملنساری سے پیش آتے رہے جو بیان سے باہر تھے۔ رائے صاحب برابر ۳ یوم یکہ و تنہا کیلئے بھی میدان ٹورنمنٹ سے باہر نہیں گئے اسسٹنٹ انسپکٹران و دیگر ماتحتوں نے اس انتظام خاص طور سے دلچسپی لی اس موقع پر ہم پیر قمرالدین صاحب بہادر افسر مال ضلع لودیانہ کا شکریہ بجالانے سے باز نہیں رہ سکتے۔ پیر صاحب موصوف ایک پرانے تجربہ کار اور بیدار مغز حاکم ہیں اور ضلع لودیانہ کی یہ ایک خاص خوش قسمتی ہے کہ ایسا نیک نیت افسر اسکو ملا ہوا ہے شیخ اللہ رکھا صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے انتظام ٹورنمنٹ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا بھائی ارسنگھ صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے بھی خوب امداد دی ۱۱ فروری کی رات کو ہماری نہایت ہی مہربان خلق مجسم اور دیانتداری کے پتلے لالہ جگل کشور صاحب سینیر اسسٹنٹ انسپکٹر نے جو لودیانہ کے ایک رئیس ہیں۔ انسپکٹر صاحب بہادر کو معہ جملہ دیگر افسران تعلیم موجودہ کو ایک بڑا گرانڈ ڈنر دیا۔ لالہ رام ناتھ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول لودیانہ نے بھی اس انتظام ٹورنمنٹ میں کچھ کم دلچسپی نہیں لی

۱۲ فروری ۱۹۱۰ء کو دیگر کھیلیں ہوئیں اور ورزش ماسٹران نے بھی خوب ہی کھولکے کرتب دکھائے۔ مشن ہائی سکول کا ورزش ماسٹر اول و کرسچین بورڈنگ کا دوم رہا۔ ۴ بجے شام کے تقسیم انعامات کا وقت آیا۔ اس وقت ایک عجیب نظارہ تھا اس کا لطف واقعی قابل دید تھا۔ جناب ٹی۔ پی۔ ایلس صاحب بہادر ڈویژنل جج لودیانہ دست خاص سے انعامات تقسیم فرمائے۔ بعدازاں انسپکٹر صاحب بہادر نے رپورٹ پڑھی اور پیر قمرالدین صاحب نے تقریر کی بعدازاں میر مجلس صاحب نے اپنی خوش بیانی اور برادرانہ نصیحت سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ اس روز جناب انسپکٹر صاحب کی بدولت ریفرشمینٹ کا انتظام اور بھی بڑے سکیل پر کیا گیا تھا۔ یہ صرف رائے صاحب کے اقبال اور نیک نیتی کا نتیجہ ہے کہ انتظام ایسا اچھا رہا کہ حد بیان سے باہر ہے ہمارے فراخدل محکمہ تعلیم کا حکم تھا کہ جو کچھ کوئی مانگے دو۔ انکار کا لفظ زبان پر نہ لاؤ اسی رات جناب انسپکٹر صاحب نے ٹیرس سوسائٹی

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاکے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے رپورٹ نیم پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹرجے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک　　عہ/

ہندوستان پنجاب　〃　〃　　عہ۲ر

غیر ملک سے　〃　〃　　ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ۸	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	مے	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ دار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت بھیجی جائیگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں انکو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کُتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں انکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں اُنپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا		عسہ/
رومن اُردو معہ راگ	. . . .	ہے
رومن اُردو کاغذ کی جلد	. . . .	۸ر
شبد و غزلیں فارسی اُردو	.	۹ پائی
ایضاً	گورمکھی	۶ پائی
ایضاً	ہندی	۶ پائی

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں۔ شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ/ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ/ ۳ یا زیادہ للعہ/ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا + کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرد کو نول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعلہ سے اعصہ تک کرو کو نول لعہ/

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جو کہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار و کھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں ازحد فائدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپ نے انگریزی کمپریس اور پٹینٹ ادویہ اسکاٹ املشن۔ پیٹر ولیم املشن۔ ٹیرولی۔ گریالٹھ سریپ۔ ماریول پلز۔ گگ لائیڈس پلز وغیرہ اور یونانی ادویہ۔ عرق شیر۔ قرص کافور۔ وطباشیر اور کشتہ ابرق و ہرتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ اُٹھایا ہوا۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کرکے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوک لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہوجاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایکروپیہ بارہ آنے (عہ۱۲) محصولڈاک بذمہ خریدار +

ہیلتھ رسٹور رپوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فائدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہیے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی۔ جو دھر۔ باؤ گولہ۔ بدہضمی۔ پیٹ میں ہوا کا بھرنا۔ کمی بھوکھ۔ دودہ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و کمر و شکم درد سر پرانہ۔ درد جوڑ ہر قسم۔ پرانے دست۔ پیچش۔ ہیضہ وغیرہ ۱۲ اونس کی شیشی قیمت ایکروپیہ چار آنہ

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پُر تاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۴۰ گولیوں کی دو روپیہ (عہ)

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے +

پتا:۔ ایس متھالیس (فزیشین) پروپرائیٹر یونانی۔ میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

پانچہزار (۵۰۰۰) روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی

میرے کا سرمہ

سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو بنک میں اسی مطلب کیلئے جمع کیا گیا ہے +

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں + **المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ۔ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب**

ان سے بڑھکر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے

۱۔ جناب سرور صاحب تسلیم۔ میں نے آپ کا میرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ہر روز کے استعمال سے تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

راقم۔ میاں خورشید محمد خاں خلف نواب یٰسین محمد خاں صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال +

۲۔ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کر کے مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے +

راقم۔ ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو منزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا دھند۔ سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخونہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمے میں کوئی کیمیائی شے نہیں ہے اسلئے ہر کس کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے +

راقم ڈی۔ ایم۔ ساٹنگلے صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ انگلینڈ دامرت سر +

۴۔ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے۔ آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر میرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں ان سب کو جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند و خارش۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے سرمے سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں +

راقم۔ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور +

۵۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم۔ میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ میرے کا منگوا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپ کا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے +

راقم مہاراج کنور چھیرپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگواں اودھ

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا)